ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

25th August 2016

مقبول حج کی نشانیاں

(Urdu)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عَظَمت نشان ہے: جسے کوئی مُشکل پیش آئے تو اُسے چاہیے کہ وہ مجھ پر دُرُودِ پاک کی کَثْرت کرے، کیونکہ دُرُود پڑھنا مصیبتوں اور بلاؤں کو ٹالنے والا ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع، الباب الخامس فی الصلاۃ علیہ...الخ، ص ۴۱۴، رقم: ۴۵)

شافی و نافی ہو تم کافی و وافی ہو تم درد کو کر دو دوا تم پہ کروڑوں درود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔(1)

1...معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی...الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔
(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مایوس نہ ہونے والا حاجی

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اِسلامی حضرت علامہ مولانا اَبُو بلال محمّد اِلیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں"** کے صفحہ نمبر 96 پر ایک اِیمان اَفروز حِکایت نقل کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں:

حضرت سیِّدُنا مالک بن دِینار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں مسلسل چودہ (14) سال تک حج کی عظیم سعادت سے سر فراز ہوتا رہا اور ہر سال ایک دَرویش کو خانۂ کعبہ کا دَروازہ پکڑے دیکھا۔ جب وہ **"لَبَّیْکَ ط اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ط لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ط اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ ط لَا شَرِیْکَ لَکَ ط"** کہتا تو غیب سے آواز سنائی دیتی **"لَا لَبَّیْکَ۔"** میں نے چودھویں سال اس شخص سے پوچھا: اے دَرویش!

تُو بَہرا تو نہیں؟ اُس نے جواب دیا: میں سب کچھ سُن رہا ہوں۔ میں نے کہا: پھر یہ تکلیف کیوں اُٹھاتا ہے؟ اس نے کہا: یا شیخ! میں قسم کھا کر یہ کہتا ہوں کہ اگر بجائے چودہ(14) سال کے چودہ ہزار(14000) سال میری عُمر ہو اور بجائے سال بھر کے، ہر روز ہزار (1000) بار یہ جواب **"لَالَبَّیْكَ"** سُنائی دے تو پھر بھی اِس دروازے سے سر نہ اُٹھاؤں گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ابھی ہم مصروفِ گُفتگُو تھے کہ اچانک آسمان سے ایک کاغذ اُس کے سینے پر گِرا۔ اُس نے وہ کاغذ میری طرف بڑھایا، میں نے پڑھا تو اس میں لکھا تھا: اے مالک (بن دینار)! تُو میرے بندے کو مجھ سے جُدا کرتا ہے کہ میں نے اِس کے چودہ(14) سال کے حج قَبول نہیں کیے، ایسا نہیں بلکہ اِس مُدَّت میں آنے والے تمام حاجیوں کے حج بھی اِس کی پکار ہی کی بَرَکت سے قَبول کیے ہیں تاکہ کوئی میری بارگاہ سے محروم نہ جائے۔ (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں، ص۹۶)

مَغفِرت کا ہوں تجھ سے سُوالی پھیرنا اپنے در سے نہ خالی
مجھ گنہگار کی اِلتجا ہے یاخدا تجھ سے میری دعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حج کے دوران خانۂ کعبہ کے مبارک دروازے کو تھامے بظاہر ایک عام مگر حقیقتاً بارگاہِ ربُّ الاَنام میں مَقبُول بندے کا اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر یقین اور اس کی ذات سے حُسنِ ظن تو ملاحظہ فرمایئے کہ جو رِضائے الٰہی اور قُربِ خُداوندی پانے، ارکانِ حج بجالانے، خانۂ کعبہ کا طواف کرنے اور اِس مُقدّس گھر کی زیارت سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے کی تڑپ

لئے مسلسل 14 سال سے یہاں آکر رحم وکرم کی امید لگائے "لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ" کی صدائیں بلند کرتا اور جواباً "لَا لَبَّیْک" کی آواز سنتا رہا، مگر رَحمتِ خُداوندی سے مایُوس ہوجانے کے بجائے صبر ورِضا کا پیکر بن کر ایک قدم بھی پیچھے نہ ہٹا۔ بالآخر آزمائش کی اِس گھڑی سے وہ بہت اچھی طرح کامیابی سے ہمکَنار ہوا اور اللہ تعالیٰ کو اپنے اُس مخلص بندے کی عاجزی ،اِنکساری اور اِستقامت کے ساتھ حَرَمِ کعبہ میں "لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ" کی صدائیں بلند کرنا پسند آگیا، توخالق و مالک عَزَّوَجَلَّ نے اُسے ایسی بے مِثال مَقبُولیّت سے سَرفراز فرمایا کہ اُس کی مُخلِصانہ صَداؤں کو حاجیوں کے حج کی قَبولِیَّت کا ذَرِیعہ بنادیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حج، ارکانِ اِسلام میں سے ایک بُنیادی رُکن اور اَہم عِبادت ہے،اِس فَرِیضے کی ادائیگی کی غَرَض سے ہر سال لاکھوں مُسلمان ایک ہی لباس میں رنگ ونَسل کے فرق کو مٹاکراور آپس کی ناچاقِیاں بُھلاکر سَرزمینِ حَرَم پر اِکٹّھے ہوتے ہیں، جن کے اِتِّفاق و اِتّحاد کا دِلکش نَظارہ دیکھ کر دنیاحیرت زَدہ ہوجاتی ہے۔ یہ لمحہ حاجیوں کے لیے کسی عظیم نعمت سے کم نہیں ہوتا ،کیونکہ بارگاہِ الٰہی سے اِن خُوش نصیبوں پر خُصُوصی کرم نوازیاں ہوتی ہیں اور اِن کوحج کے بدلے میں ایسے عظیمُ الشّان انعامات سے نوازاجاتاہے کہ جن کے بارے میں سننے کے بعدحج کی طاقت وقدرت نہ رکھنے والے مُسلمانوں کے دل و دماغ میں بھی اُس مُقدّس مقام کی زِیارت کا اَرمان مچلنے لگتا ہے۔ آیئے!اب حج کے فَضائل اور حاجیوں کو ملنے والے اِنعامات کے بارے میں 4 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں، تاکہ ہمارے اندر بھی حج کی سَعادت پانے کا جذبہ مزید اُجاگر ہو:

﴾1﴿ حاجی اپنے گھر والوں میں سے 400 (مُسلمانوں) کی شَفاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نِکل جائے گا، جیسے اُس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ (کنزالعمال ، کتاب الحج والعمرۃ، الفصل الاول فی فضائل الحج، الجزء۵، ۳/۷، حدیث:۱۱۸۳۷)

﴾2﴿ حج کیا کرو، کیونکہ حج گُناہوں کو اِس طرح دھو دیتا ہے، جیسے پانی میل کو دھو دیتا ہے۔ (معجم اوسط، من اسمہ القاسم، ۳/۴۱۶، رقم:۴۹۹۷)

﴾3﴿ جب تم کسی حاجی سے مُلاقات کرو تو اُس سے سَلَام و مُصَافَحہ کرو اور اس سے کہو کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے تمہارے لیے مَغفِرت کی دعا کرے، کیونکہ اُس کی مَغفِرت ہو چکی ہے۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب المناسک، الفصل الثالث، ۱/۴۷۲، حدیث:۲۵۳۸)

﴾4﴿ جو حج کے اِرادے سے نکلا، پھر مَر گیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ قِیامَت تک اُس کے لئے حج کرنے والے کا ثواب لکھ دے گا اور جو عُمرے کے اِرادے سے نکلا، پھر مر گیا تو اُس کے لئے قِیامَت تک عُمرہ کرنے والے کا ثواب لکھا جاتا رہے گا۔ (مسند ابی یعلیٰ، مسند ابی ھریرۃ، ۵/۴۴۱، حدیث:۶۳۲۷)

پھر عطا کر دیجئے حج کی سَعادت یارسول ہو مدینے کی اجازت بھی عِنایت یارسول
حج کا موسِم آگیا حُجّاج نے باندھی کمر میرے حج کی بھی کوئی ہو جائے صورت یارسول

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص ۲۴۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** سنا آپ نے کہ اللہ تعالیٰ اپنے گھر کے

حاجیوں کو کس کس طریقے سے نوازتا ہے کہ نہ صرف اُن کے حج کو قَبول فرماتا ہے بلکہ بروزِ قیامت انہیں شَفاعت کا اِختیار بھی عطا فرمائے گا، چُونکہ یہ حضرات مَغفِرت کی سَند لے کر پلٹتے ہیں، لہٰذا مُسلمانوں کو اِن کی دعاؤں سے حصّہ لینے کی تَرغِیب اِرشاد فرمائی گئی ہے۔ جب ہمیں کسی اِسلامی بھائی کے حج سے واپسی کی اِطّلاع ملے، تو اپنی مَصرُوفیات میں سے کچھ وقت نکال کر اُس کی زِیارت کے لئے جانا چاہئے، اُسے مُبارکباد دینی چاہئے اور اپنے حق میں سلامتیٔ اِیمان، گُناہوں سے نَجات، زِیارتِ مکّہ وچل مدینہ وغیرہ جیسی اچھی اچھی دُعائیں بھی کروانی چاہئیں، کیا مَعلُوم کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس پیارے کی دعاؤں کے طُفَیل آئندہ سال ہمیں بھی خانۂ کعبہ اور روضۂ رسول کی حاضری و زِیارت کا شَرَف عطا فرمادے۔ بَیان کَردہ آخری حدیثِ پاک سے یہ بھی مَعلُوم ہوا کہ حج کے اِرادے سے نکلنے کے بعد اِنتقال کر جانے والوں کے تَووارے ہی نیارے ہو جاتے ہیں کیونکہ اُن کے لئے قِیامَت تک حج کرنے کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جس پر نماز پڑھنا فَرض ہے، اُس کو نہ صِرف نماز کے ضروری اَحکام سیکھنا فَرض ہے بلکہ دَورانِ نماز اُن اَحکام کا لحاظ کرنا بھی ضروری و لازِم ہے تاکہ اُس کی نماز بارگاہِ الٰہی میں مَقبُول بھی ہو جائے اور اُسے نماز پڑھنے کے دُنیاوی و اُخروی فوائد و فضائل بھی حاصل ہوں، اسی طرح جس پر حج فَرض ہے اُسے حج کے ضروری اَحکام سیکھنا اور دورانِ حج ان کی رِعایت کرنا بھی بے حد ضروری ہے تاکہ اُسے اپنے مقصد میں کامیابی نصیب ہو اور بارگاہِ خُداوندی میں اُس کے حج کو قَبُولیّت کا دَرَجہ بھی حاصل ہو، بد قسمتی سے بعض نادان مُسلمان نماز، روزہ، حج اور

زکوٰۃ کے مسائل سیکھنے میں جان بُوجھ کر سُستی کرتے ہیں، جس کی وجہ سے عَین ممکن ہے کہ اُن کی عِبادات میں کوئی ایسی غلطی ہو جاتی ہو، جس سے وہ عِبادت ہی ضائع ہو جاتی ہو، بلکہ بارہا ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر کوئی دَرْدمَند اِسلامی بھائی ایسے نادانوں کی اِصلاح کرتے ہوئے اُنہیں بتائے کہ فُلاں غلطی کی وجہ سے آپ کی یہ عِبادت ضائع ہو سکتی ہے، تو وہ کہتے ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ قَبول کرنے والا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس میں کوئی شک نہیں کہ اَعمال کو قَبول کرنے والی ذات اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی ہے، مگر ان سے متعلق شریعت کے احکام بھی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی کی جانب سے ہیں، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے شَرعی مسائل اچھی طرح سیکھیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق ہی اعمال بجالائیں اور یوں اپنی طرف سے تمام تَر اِحتیاط بَرتنے اور مکمّل ذِمّہ داری اَدا کرنے کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے اِن اعمال کی قبُولیّت کی قوی اُمید رکھیں اور قبُولیّتِ اَعمال کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمہ ٔکرم پر چھوڑ دیں، یاد رکھئے! جان بُوجھ کر مسائل سیکھنے کے مُعاملے میں سُستی کرنے اور عِبادات کو ناقِص طریقے سے اَدا کرنے کے بعد قبُولیّت کی اُمید رکھنا عقلمندی نہیں۔ عِبادات کو دُرست طریقے سے اَدا کرنے کے لئے شَرعی مسائل سیکھنا کس قدر ضروری ہے، اِس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ہمارے پیارے آقا، مکّی مدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حج کی اَہمیّت بَیان کرتے ہوئے اس کے مسائل سیکھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ چنانچہ

دین کا حصہ

حضرت سَیِّدُنا ابو سَعید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیِ اکرم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ

وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: حج کے مسائل سیکھو، کیونکہ یہ تمہارے دِین کا حصہ ہے۔ (کنزالعمال، کتاب الحج والعمرۃ، الفصل الثالث... الخ، الجزء۵، ۱۲/۳، حدیث: ۱۱۸۹۳)

آیئے! پہلے ہم ادائیگیِ حج کی شرائط کے مُتَعَلِّق سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

حج فرض ہونے کی شرائط

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں کہ حج فَرْض ہونے کی آٹھ (8) شرطیں ہیں جب یہ تمام شرائط پائی جائیں گی، تب ہی حج فرض ہو گا ورنہ نہیں اور وہ آٹھ (8) شرائط یہ ہیں: (1) اِسلام (2) تَنْدُرست ہونا (یعنی اس کے اعضاء سلامت ہوں، اندھا نہ ہو، کیونکہ اپاہج اور فالِج والے اور جس کے پاؤں کٹے ہوں اور بوڑھے پر کہ سواری پر خود نہ بیٹھ سکتا ہو حج فرض نہیں ہے) (3) عاقل ہونا (یعنی عقلمند ہو کہ مجنون پر حج فرض نہیں) (4) بالغ ہونا (5) آزاد ہونا (یعنی لونڈی اور غلام پر حج فرض نہیں) (6) سفر پر آنے والے اخراجات کا مالک ہو اور سواری پر بھی قادر ہو (7) دَارُالْحَرب میں نہ ہو یا (دَارُالْحَرب میں) ہو مگر یہ بھی جانتا ہو کہ اسلام کے فرائض میں سے ایک فرض حج کی ادائیگی بھی ہے اگر اسے اس کا علم نہیں تو اِس پر حج فرض نہیں ہو گا۔ (8) وقت کا ہونا (یعنی حج کے مہینوں میں تمام شرائط پائے جائیں)۔ (بہار شریعت، حصہ ششم، ۱/۱۰۳۶ تا ۱۰۴۳، ملتقطاً بتغیر قلیل)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حج ایک عظیم عِبادت ہونے کے ساتھ ساتھ دُعاؤں کی قَبُولِیّت کے بَہُت سے مقامات پر حاضری کا سبب بھی ہے، حطیمِ کعبہ ہو یا میزابِ رحمت، مقامِ ابراہیم ہو

یا عَرَفات کا میدان، مِنٰی ہو یا مُزدَلفہ، غارِ حراء ہو یا مکہ مکرّمہ کی حَسین و دِلکش وادِیاں، اَلغرض ہر جگہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی چھما چھم رحمتوں کا نزول جاری و ساری رہتا ہے، حاجیوں کے لئے دن رات قبولیتِ دعا اور رحمت و رِضوان کے دروازے کھُلے رہتے ہیں اور مغفرت و بخشش کے پروانے تقسیم ہوتے ہیں لٰہذا حاجی کو چاہئے کہ وہ اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے، اپنے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے رورو کر گڑگڑاتے ہوئے دُعائیں مانگے، بالخصوص یہ دُعا کرنا نہ بھُولے کہ الٰہی عَزَّوَجَلَّ! اس حج کو ہمارے لئے حجِ مَبرُور یعنی مقبول حج بنادے کیونکہ حجِ مَبرُور کی بڑی فضیلت و اہمیت ہے، اسی لیے دورانِ حج بھی بار بار یہ دعا پڑھی جاتی ہے: اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّتِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ (یعنی) اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں حجِ مَبرُور (یعنی مقبول حج) نصیب کر، ہمارے گناہ بخش دے، ہماری کوشش مقبول فرما اور ہمیں ایسی تجارت نصیب کر جس میں ہر گز نقصان نہ ہو۔ (بہشت کی کنجیاں، ص ۱۰۷)

دِکھا ہر برس تُو حرم کی بہاریں تُو مکّہ مدینہ دِکھا یا اِلٰہی
شَرف ہر برس حج کا پاؤں خدایا چلے طَیْبَہ پھر قافلہ یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص100)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حجِ مقبول کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! احادیثِ مبارکہ میں حجِ مَبرُور یعنی مقبول حج کے فضائل اور اِس حج سے کیا مراد ہے؟ اِس کا بیان بھی موجود ہے۔ آیئے! اب **مقبول حج** کے فضائل پر مشتمل مزید 3 احادیثِ مُبارکہ سنئے اور جھومئے: چنانچہ

1. نبیِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: حجِ مقبول کا ثواب جنت سے کم نہیں۔ عرض کی گئی: مقبول سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: ایسا حج جس میں کھانا کھلایا جائے اور اچھی گفتگو کی جائے۔ (معجم اوسط، من اسمه موسی، ۶/۱۷۳، حدیث: ۸۴۰۵)

2. پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: حجِ مَقْبول کی جزا جنّت ہی ہے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! حجِ مقبول کیا ہے؟ اِرشاد فرمایا: ایسا حج جس میں (بھوکے کو) کھانا کِھلانا ہو اور سَلام کو عام کرنا۔ (کنزالعمال، کتاب الحج والعمرة، الفصل الاول...الخ، الجزء۵، ۳/۷، حدیث: ۱۱۸۳۰)

3. اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے اَفْضَل عمل وہ ایمان ہے، جس میں شک نہ ہو، وہ جنگ ہے جس میں خیانت نہ ہو اور حجِ مقبول۔ (ابن حبان، کتاب السیر، ذکر البیان بان الجهاد...الخ، ۷/۵۹، حدیث: ۴۵۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے کہ اللہ تعالٰی نے اپنے بندوں کو نوازنے کے لئے کیسے کیسے اَسباب پیدا فرمائے ہیں، بِلا شُبہ یہ سب اُس کا فضل و کرم ہی تو ہے کہ لاکھوں لاکھ عُشّاق ہر سال اُس کی پاک بارگاہ کی حاضری کا شرف پاتے ہیں، نیز مقاماتِ مُقدَّسہ پر جاکر رو رو کر اپنے گناہوں کی معافی مانگتے اور حج کی قبولیت کی اُمید لگائے دِیوانہ وار "لَبَّیْکَ ط اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ط لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ط اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ ط لَاشَرِیْکَ لَکَ ط" کی صدائیں بلند کرتے اور دعا و اِستِغفار میں مشغول رہتے ہیں۔ تو اے حج کے فارم بھرنے والے عاشقانِ رسول! اے حج کی تیاریاں کرنے والے عاشقانِ رسول! آپ سب کو مبارک ہو کہ وہی خانۂ کعبہ کہ جسے صرف تصویروں میں دیکھ دیکھ کر آنکھوں کو

ٹھنڈا کرلیا کرتے، ٹھنڈی آہیں بھرتے اور دیدار کی تڑپ میں آنسو بہالیا کرتے تھے، جس کے دیدار کے شوق میں ایک بڑی رقم جمع کی ہے، ساری زندگی جس پاک در کی حاضری کے لئے نہ صرف خود، آپ نے دعائیں مانگیں بلکہ دوسروں سے بھی کروائیں نیز اِسی حسرت میں دن کٹے تھے کہ ہمیں بھی کبھی اس پاک دَر کی حاضری نصیب ہو گی، ہم بھی بیداری کے عالَم میں سر کی آنکھوں سے خانۂ کعبہ کی زیارت کریں گے، وہاں جاکر آبِ زم زم پینا نصیب ہو گا، مُلتَزَم سے چِمٹ کر اپنا اَفسانہ سنائیں گے، مقاماتِ مُقَدّسہ پر جاکر رو رو کر، گڑگڑا کر مَغْفِرَت و رِضْوان کی بھیک طلب کریں گے، مبارَک صد ہزار مُبارَک کہ کچھ ہی دنوں بعد اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ اُسی عظمت والے شہر کی پُر کیف فَضاؤں کی بَرَکتیں لُوٹیں گے اور اپنی جاگتی آنکھوں سے خانۂ کعبہ کے اَنوار و تجلیّات کا نَظارہ کرکے اپنی پیاس بجھائیں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے حج کو حجِ مقبول بنائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اِسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ زائرینِ حج کی مدنی تربیت فرماتے ہوئے مختلف مدنی مذاکروں میں مدنی پھول عطا فرماتے ہیں:

♣حاجی جب اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے گھر کا اِرادہ کرے، اُس کے دِل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت کا چراغ ہو اور اُس کا سِینہ، عشقِ رسول کا مدینہ ہو تو بات ہی کچھ اور ہو گی!

♣حاجی کے ساتھ سفر میں کم از کم ایک سُنّی مُتَصَلِّب (مسلک میں پکا)، یارسول اللہ کہنے والا عالِمِ دین ہونا چاہئے کہ وہاں قدم قدم پر شرعی رہنمائی ہو گی اور ایمان کی حفاظت کا بھی سامان ہو گا۔

♣ کاش! حج کرنے والے **"حاجی"** کہلانے کی نیت سے نہیں بلکہ رِضائے الٰہی کے لیے حاجی بنیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اِسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ حَرَمَینِ طَیِّبَیْن کے پُرنور مناظر کی یادوں سے مالامال حسرت دِل میں لیے اپنے ایک کلام میں فرماتے ہیں:

حج کا سفر پھر اے مِرے مولیٰ نصیب ہو — عَرَفات کا مِنٰی کا نظارہ نصیب ہو
کعبے کے جلووں سے دِلِ مُضطر ہو کاش! شاد — لطفِ طوافِ خانۂ کعبہ نصیب ہو
مکّے میں اُن کی جائے وِلادت پہ یا خدا — پھر چشمِ اشکبار جمانا نصیب ہو
ہم جا کے خوب لَوٹیں مدینے کی دُھول پر — آنکھوں میں خاکِ طَیْبَہ لگانا نصیب ہو

(وسائلِ بخشش، مُرمّم، ص89،90)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام " علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت "

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُعاشرے میں پائی جانے والی طرح طرح کی ناجائز رُسومات سے بچنے کا ذِہن پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے 12 مدنی کاموں میں خُوب خُوب حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام "علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت" میں بھرپُور شرکت کیجئے۔ نیکی کی دعوت دینا ایک ایسا اہم کام ہے کہ تمام ہی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور خود سیّدُ الْانبیاء، محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی اسی مقصد کیلئے دنیا میں بھیجا گیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مختلف مُشکلات و تکالیف برداشت

کرنے کے بعد بھی اَمْرٌبِالْمَعْرُوْف وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَر(یعنی نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے) کے اِس عظیم کام کو بحُسن وخوبی سر انجام دیا۔ ہمیں بھی وقت نکال کر اِس عظیم مدنی کام میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینا چاہیے۔اس کے علاوہ ہر جمعرات کو ہونے والے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں اوّل تا آخر شرکت کے ساتھ ساتھ ہر ہفتے کو بعد نمازِ عشاہونے والے مدنی مذاکرے میں شرکت کو بھی اپنا معمول بنایئے اور ہر ماہ تین (3) دن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت بھی حاصل کیجئے،اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ڈھیروں برکتیں نصیب ہوں گی۔ آیئے ترغیب کیلئے میں آپ کو ایک مدنی بہار سُنتے ہیں:

19سال پرانا مرض

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقے ناظم آباد کے مقیم ایک عمر رسیدہ اسلامی بھائی مدنی قافلے سے حاصل ہونے والی برکات کا کچھ اس طرح تذکرہ کرتے ہیں کہ میں تقریباً19 سال سے سانس کے مرض میں مُبتلا تھا۔ بسا اَوقات مرض کی شِدّت کی وجہ سے مجھے شدید اَذِیّت کا سامنا کرنا پڑتا۔ کبھی آدھی رات کو طبیعت بگڑ جاتی تو اسی وقت ڈاکٹر کے پاس جانا پڑتا، الغرض میں بے حد پریشان رہتا تھا۔ علاج مُعالَجہ میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔ ہر روز کم وبیش150روپے دوائیوں پر خرچ ہوتے، جس سے وقتی طور پر تو آرام ہو جاتا، مگر مجھے مُستقل سُکون میسر نہ تھا۔ ہر وَقت اسی فکر وپریشانی میں رہتا کہ اس مرض سے کیونکر شِفا ملے گی۔ میری خُوش قسمتی کہ ایک مرتبہ دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کے ہمراہ3دن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل ہوئی۔ مدنی قافلے کی برکت سے جہاں میرے روز وشب عبادتِ الٰہی میں گزرے اور علمِ دین حاصل کرنے کا موقع ملا۔ وہیں مجھے دیگر برکات بھی نصیب ہوئیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ ان3دن میں مجھے نہ انجکشن کی حاجت پیش آئی، نہ ہی کسی ڈاکٹر کے پاس جانا پڑا، بلکہ مدنی قافلے میں ایسا اطمینان اور سکون ملا کہ جو اس سے پہلے کبھی نہ ملا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے

کی برکت سے میرے 19 سال پُرانے مرض میں نُمایاں کمی آئی۔ اب میں نے نِیَّت کرلی ہے کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کروں گا۔

دِل میں گر دَرد ہو دَر سے رُخ زرد ہو پاؤ گے فرحتیں قافلے میں چلو

آفتوں سے نہ ڈَر، رکھ کرم پر نظر لینے آسائشیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات بھی ذَہن نشین رہے کہ مقبول حج کا مفہوم بہُت وسیع ہے، شاید یہی وجہ ہے کہ بعض عُلمائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن نے اپنی کتابوں میں مقبول حج کی قَبولیّت کی شرائط تحریر فرمائیں نیز حجِ مقبول کے فَضائل پر مُشتمل احادیثِ طَیِّبہ کی شُروحات کے تحت بڑے واضح انداز میں اِس کی نشانیوں کو بیان فرمایا ہے۔ آیئے! مقبول حج کی شرائط اور اِس کی نِشانیوں کو سُنتے ہیں تاکہ حج کی سعادت ملنے پر ہم سب بھی اور بالخُصُوص اِس سال اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے مہمان بننے والے مُسلمان اِن سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کو اپنے دل کے مدنی گُلدستے میں سجا کر حجِ مقبول کی خُوشخبری پانے والوں میں اپنا نام لکھوانے میں کامیاب ہو سکیں چنانچہ

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمّد اَمجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: قبولِ حج کے لیے تین (3) شرطیں ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

فَلَا رَفَثَ وَ لَا فُسُوْقَ ۙ وَ لَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ ؕ ترجَمۂ کنز الایمان: تو نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو نہ کوئی گناہ، نہ کسی سے جھگڑا۔ (پ۲، البقرۃ:۱۹۷)

تو اِن باتوں سے نہایت ہی دُور رہنا چاہیے، جب غُصّہ آئے یا جھگڑا ہو یا کسی گناہ کا خیال آئے، فوراً

سَر جُھکا کر دل کی طرف مُتوجِّہ ہو کر اِس آیت کی تلاوت کرے اور دو ایک بار لَاحَوْل شریف (یعنی لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم) پڑھے، یہ بات جاتی رہے گی، یہی نہیں کہ اُسی کی طرف سے اِبتِدا ہو یا اُس کے ساتھی ہی کے ساتھ جھگڑا بلکہ بعض اوقات امتحاناً راہ چلتوں کو پیش کر دیا جاتا ہے کہ بے سبب اُلجھتے بلکہ گالی گلوچ اور لَعنت وملامت کرنے کو تیار ہوتے ہیں، لہٰذا حاجی کو ہر وقت ہوشیار رہنا چاہیے، خدانہ کرے ایک دو کلمے میں ساری محنت اور رُوپیہ برباد ہو جائے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ششم، ۱/ ۱۰۶۱-۱۰۶۰ بتغیر قلیل)

یاد رہے کہ گناہ کا کام اور لڑائی جھگڑا تو ہر جگہ ہی ممنوع ہے لیکن چونکہ حج ایک عظیم اور مُقدَّس عِبادت ہے، اِسی لئے اِس عِبادت کے دوران اِن سے بچنے کی بطورِ خاص تاکید کی ہے۔ (صراط الجنان، پ ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۹۷، ۱/ ۳۱۴ بتغیر قلیل)

چُوموں عَرَب کی وادیاں اے کاش! جا کے پھر صَحرا میں اُن کے گھومنا پھرنا نصیب ہو
کعبے کے جلووں سے دلِ مُضطر ہو کاش! شاد لُطفِ طوافِ خانۂ کعبہ نصیب ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۸۹)

آیئے! اب ہم حجِ مقبول کی نشانیوں کے بارے میں سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

مقبول حج کی نشانیاں

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: منقول ہے، قَبولِیَّتِ حج کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ حاجی جن نافرمانیوں میں پہلے مُبتَلا تھا، اُنہیں چھوڑ دے اور اپنے بُرے دوستوں کو چھوڑ کر نیکوں کی صحبت اختیار کرے، کھیل کُود اور غفلت کی مجالس کو چھوڑ کر ذِکر و فِکر اور بیداری کی محافل اختیار کرے۔ (احیاء العلوم، ۱/ ۸۰۳)

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حجِ مَبْرُور(حجِ مقبول) کی نشانی ہی یہ ہے کہ پہلے سے اچھا ہو کر پلٹے۔(فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۴۶۷)

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمد اَمجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:(حاجی کو چاہئے کہ وہ) حاجت سے زیادہ زادِ راہ لے کہ ساتھیوں کی مدد اور فقیروں پر صدقہ کرتا چلے، کہ یہ حجِ مقبول کی نشانی ہے۔(بہار شریعت، حصہ ششم، ۱/ ۱۰۵۱ بتغیر قلیل)

شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حجِ مقبول وہ حج ہے کہ جس کے دوران حاجی کوئی گناہ کا کام نہ کرے، نہ ہی رِیاکاری اور شہرت کا کوئی شک و شُبہ ہو، بلکہ محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے ہو۔(بہشت کی کنجیاں، ص۱۰۷ بتغیر قلیل)(ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: حج کے لئے روانہ ہوتے وقت) رقم یا زادِ راہ جو کچھ ساتھ لے چلے مالِ حلال سے لے ورنہ حج، مقبول ہونے کی اُمید نہیں اگرچہ فرض ادا ہو جائے گا، اگر اپنے مال میں کچھ شُبہ ہو تو چاہئے کہ کسی سے قرض لے کر حج کو جائے اور وہ قرض اپنے مال سے ادا کرے، رقم اور زادِ راہ اپنی حاجت سے کچھ زیادہ ہی لے تاکہ اپنے ساتھیوں کی مدد کرے اور فقیروں کو صَدَقہ دیتا چلے کہ یہ حجِ مقبول کی نشانی ہے۔(جنتی زیور، ص۳۶۷ بتغیر قلیل)

مُفَسّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی مختلف مقامات پر مقبول حج کی نشانیوں کو بیان فرمایا ہے چنانچہ

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ❀ حجِ مقبول وہ ہے جو لڑائی جھگڑے، گناہ اور دِکھلاوے سے خالی ہو اور صحیح ادا کیا جائے۔(مرآۃ المناجیح، ۴/ ۸۷ بتغیر قلیل) ❀ حجِ مقبول ہوتا ہی وہ ہے جو نمازیں وغیرہ

ادا کر کے کیا جائے۔(مرآۃ المناجیح،۴/۱۴۶)❀حجِ مقبول سے مراد وہ حج ہے، جس میں گناہ سے بچا جائے یا وہ حج جس میں دِکھلاوا اور شُہرت سے پرہیز ہو یا❀حجِ مقبول وہ حج ہے جس کے بعد حاجی مرتے وقت تک گناہوں سے بچے،حج برباد کرنے والا کوئی عمل نہ کرے۔

حضرت سَیِّدُنا حسن بَصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:❀حجِ مقبول وہ ہے جس کے بعد حاجی دنیا سے بے رغبت اور آخِرت میں رغبت رکھنے والا ہو کر رہے،یا❀حجِ مقبول وہ ہے جو حاجی کا دل نَرم کردے کہ اُس کے دل میں سَوز اور آنکھوں میں تَری رہے۔(مرآۃ المناجیح،۵/۱۴۱۴بتغیر قلیل)❀حجِ مقبول وہ حج ہے کہ جو حَلال کمائی اور صحیح طریقے سے ادا کیا جائے،اِخلاص کے ساتھ ہو اور مرتے دم تک کوئی ایسی حَرکت نہ ہو، جس سے حج باطِل ہو جائے یعنی مقبول کا بدلہ صرف دُنیاوی غذا اور گناہوں کی معافی یا دوزخ سے نجات یا عذاب میں کمی کی صورت میں نہ ہو گا بلکہ جنّت ضرور ملے گی۔(مرآۃ المناجیح،۴/۹۶بتغیر قلیل)

حج کا شَرَف ہو پھر عطا یاربِّ مصطفٰے میٹھا مدینہ پھر دِکھا یا ربِّ مصطفٰے

دیدے طوافِ خانۂ کعبہ کا پھر شَرَف فرما یہ پورا مُدَّعا یا ربِّ مصطفٰے

(وسائلِ بخشش،مُرَمَّم،ص۱۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ حجِ مقبول کی نعمت پانے کے لئے اِخلاص کا ہونا اور رِیا کاری سے بچنا کس قدر ضروری ہے،یاد رہے!اِخلاص قَبولِیَّت کی چابی ہے،اِخلاص کے بغیر کئے جانے والے بڑے بڑے اَعمال بھی بار گاہِ الٰہی میں نامقبول قرار پاتے ہیں،لہٰذا حاجی اگر اِخلاص کی

دولت سے مالا مال ہے تو یہی حجِ مقبول کی نِشانی ہے جبکہ دِکھلاوا، حُبِّ جاہ اور طلبِ شُہرت دیگر نیک اعمال کی قَبولِیَّت کے ساتھ ساتھ حج کی قبولیت کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹیں ہیں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اِسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"رَفِیْقُ الْحَرَمَیْن"** میں فرماتے ہیں: یاد رکھئے! ہر عِبادت کی قَبولِیَّت کے لئے اِخلاص شَرط ہے۔ آہ! اب عِلمِ دین اور اَچھّی صحبت سے دُوری کی بِنا پر اَکثر عبادات رِیاکاری کی نذر ہو جاتی ہیں۔ جس طرح اب عُموماً ہر کام میں نُمُود و نُمائش کا عمل دَخل ضَروری سمجھا جانے لگا ہے، اِسی طرح حج جیسی عظیم سَعادت بھی دِکھاوے کی بَھینٹ چڑھتی جارہی ہے، مَثَلاً بے شُمار اَفراد حج ادا کرنے کے بعد اپنے آپ کو اپنے مُنہ سے کسی حکمت وضَرورت کے بغیر **"حاجی"** کہتے اور اپنے قلم سے لکھتے ہیں۔ آپ شاید چونک پڑے ہوں گے کہ اِس میں آخِر کیا حَرَج ہے؟ ہاں! واقعی اِس صورت میں کوئی حَرَج بھی نہیں کہ لوگ آپ کو اپنی مرضی سے حاجی صاحِب کہہ کر پکاریں مگر آج کل عجیب تَماشا ہے! نُمُود و نُمائش کی اِنتِہا ہوگئی، حاجی صاحِب حج کو جاتے اور جب لوٹ کر آتے ہیں تو بِغیر کسی اچّھی نِیّت کے پوری عمارت روشنیوں سے سجاتے اور گھر پر **"حج مُبارَک"** کا بورڈ لگاتے ہیں، بلکہ توبہ! توبہ! کئی حاجی تو اِحرام کے ساتھ خُوب تصاویر بناتے ہیں۔ آخِر یہ کیا ہے؟ کیا بھاگے ہوئے مجرم کا اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اِس طرح دُھوم دھام سے جانا مناسب ہے؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ روتے ہوئے اور آہیں بھرتے ہوئے، لَرَزتے، کانپتے ہوئے جانا چاہیے۔

غالباً نَماز، روزہ وغیرہ کے مقابلے میں حج میں بہُت زیادہ بلکہ قدم قدم پر **"رِیاکاری"** کے خطرات پیش آتے ہیں، حج ایک ایسی عِبادت ہے جو ایک تو کُھلم کُھلّا کی جاتی ہے اور دوسرے ہر ایک کو نصیب

نہیں ہوتی، اِس لئے لوگ حاجی سے عاجِزی سے ملتے، خوب اِحتِرام بجا لاتے، ہاتھ چُومتے، گَجرے پہناتے اور دُعاؤں کی دَرخواستیں کرتے ہیں۔ ایسے موقع پر حاجی سخت امتحان میں پڑ جاتا ہے کیوں کہ لوگوں کے عَقِیدت مَندَانہ سُلُوک میں کچھ ایسی لذّت ہوتی ہے کہ اِس کی وجہ سے عبادت کی بڑی سے بڑی مَشَقَّت بھی پُھول معلوم ہوتی اور بسا اوقات بندہ حُبِّ جاہ اور رِیاکاری کی تباہ کاری کی گہرائی میں گِر چکا ہوتا ہے، مگر اُسے کانوں کان اِس کی خبر تک نہیں ہوتی! اُس کا جی چاہتا ہے کہ سب لوگوں کو میرے حج پر جانے کی اِطّلاع ہو جائے، تاکہ مجھ سے آ آ کر ملیں، مبارکبادیاں پیش کریں، تحفے دیں، میرے گلے میں پُھولوں کے ہار ڈالیں، مجھ سے دعاؤں کیلئے عَرض کریں، مدینے میں سَلام عَرض کرنے کی گِڑ گِڑا کر دَرخَواست کریں اور مجھے رُخصت کرنے ایئر پورٹ تک آئیں وغیرہ وغیرہ خُواہِشات کے ہُجوم اور عِلمِ دین کی کمی کے سبب حاجی بعض اوقات **"شیطان کا کِھلونا"** بن کر رہ جاتا ہے لٰہذا شیطان کے وار سے خبر دار رہتے ہوئے، اپنے دل کے اندر خوب عاجِزی پیدا کیجئے، نُمائشی انداز سے خود کو بچائیے۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! رِیاکاری کا عذاب کسی سے بھی برداشت نہیں ہو سکے گا۔

(رفیق الحرمین، ص ۵۱ تا ۵۶ ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعہ 616 صَفحات پر مشتمل کتاب **"نیکی کی دعوت (حصّہ اول)"** صَفحہ 79 پر فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: **بے شک جہَنَّم میں ایک** وادی ہے جس سے جہَنَّم روزانہ چار سو (400) مرتبہ پناہ مانگتا ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ وادی اُمّتِ محمدیہ کے اُن رِیاکاروں کے لئے تیّار کی ہے جو کتابُ اللّٰہ کے حافِظ، غیرُ اللّٰہ کے لئے صَدَقہ کرنے

والے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے حاجی اور راہِ خدا میں نکلنے والے ہوں گے۔(معجم کبیر، الحسن عن ابن عباس، ۱۲/۱۳۶، حدیث:۱۲۸۰۳)

عطا کردے اِخلاص کی مجھ کو نعمت نہ نزدیک آئے رِیا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ اللہ! **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** سُنا آپ نے کہ رِیاکاری کا مُوذِی مرض اپنے اندر کس قدر ہلاکت خَیزِیاں رکھتا ہے کہ اِس کی نُحُوست سے نہ صرف حفظِ قرآن، صَدَقہ، حج اور راہِ خدا میں نکلنے جیسی بڑی بڑی نیکیاں کرنے والوں کو اپنی نیکیوں سے ہاتھ دھونے پڑ جاتے ہیں بلکہ **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ جَهَنَّم کی ایک پُرخطر وادی بھی اُن کا ٹھکانہ ہو گی۔ لہٰذا اگر شیطان مَردُود ہمیں حج یا کسی بھی عِبادت پر رِیاکاری کرنے، عزّت و شُہرت کی خواہش کرنے پر اُبھارے تو ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی سے ڈریں اور خود کو یوں سمجھائیں کہ لوگوں کا میری تعریف میں چند جُملے بَول دینا یا مجھے تعریف بھری نگاہوں سے دیکھنا، یا مجھے شُہرت مل جانا، نَفس کے لئے یقیناً باعثِ لذّت ہے مگر اُن کی تعریف نہ تو میرے ثواب میں اِضافہ کرواسکتی ہے اور نہ ہی میدانِ محشر میں مجھے کامیابی دِلواسکتی ہے، البتہ اگر میں لوگوں کے تعریف کرنے پر رِیاکاری کی آفت میں مبتلا ہو گیا تو میری عِبادت قبُولیّت کا درجہ حاصل نہ کر سکے گی، لہٰذا ایسی تعریف کی خواہش رکھنے کا کیا فائدہ؟ میں لوگوں کو دکھانے کے لئے نیک عمل کیوں کروں، مجھے صرف اور صرف اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے عِبادت کرنی چاہیے۔ اگر رِیاکاری کے شیطانی وسوسے آنے پر ہم اس طرح خود کو سمجھائیں گے اور اپنے نفس کو

آئینہ دکھائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ریاکاری سے بچنے میں کافی حد تک کامیاب ہو جائیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "رَفِیْقُ الْحَرَمَیْن" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حج کے فضائل و مسائل جاننے اور ریاکاری کی آفت سے پیچھا چُھڑانے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اِسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تصنیف **"رَفِیْقُ الْحَرَمَیْن"** کا مطالعہ کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ نے اِس کتاب میں حج و عمرہ کرنے کی نیتیں، اِن کا طریقہ، سفر کے 26 مدنی پھول، اِحرام باندھنے کا طریقہ، مختلف دُعائیں، دِلچسپ حِکایات، ضروری احتیاطیں، بارگاہِ رسالت میں حاضری کے مدنی پھول، مکّے مدینے کے مُقَدَّس مقامات کی مفید مَعلُومات، حج سے مُتَعَلِّق اَہم سُوالات و جَوَابات اور دیگر کئی مدَنی پھولوں کو بَیان فرمایا ہے، لہٰذا آج ہی اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اِس کا مُطالَعہ کیجئے اور دُوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلایئے، بلکہ ہو سکے تو حُصُولِ ثَواب کی نِیَّت سے حسبِ توفیق زیادہ تعداد میں طَلَب فرما کر عازِمینِ حج کو بھی تحفۃً پیش کیجئے۔

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں دِیگر عِبادات کے ساتھ ساتھ حج جیسی اَہم ترین عِبادت کے مَعامَلے میں بھی اللہ تعالٰی کے نیک بندوں کا طرزِ عمل پیشِ نظر رکھنا چاہئے، اللہ والوں کا اندازِ حج بھی

بڑا اِزالہ ہوتا ہے، شب و روز اپنے مالک و مولیٰ کی یاد اور اس کی اِطاعت میں مشغول رہنے اور ارکانِ حج کی کامل طریقے سے ادائیگی کرنے اور حج کی قَبُولِیّت میں رُکاوٹ بننے والی چیزوں سے دُور رہنے کے باوجود بھی اُن پر یہی خوف طارِی رہتا ہے کہ کہیں ہمیں اِس دَر سے دُھتکار نہ دیا جائے۔ حالانکہ بارگاہِ الٰہی میں اِن مبارک ہستیوں کی زَبَردَست مَقبُولِیّت کے باعث ہی بعض اوقات تمام حاجیوں کا حج قبول کرلیا جاتا ہے۔ آیئے! حج کی دو(2) ایمان افروز حکایات سُنئے اور نصیحت کے مدنی پھول چُنئے چنانچہ

لَبَّیْک کہتے ہی بے ہوش ہو گئے

خاندانِ اَہلِ بَیت کے چَشم و چَراغ حضرت امام زَیْنُ العابدین عَلِی بِنْ حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حج کا شَرَف حاصل کیا، جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِحرام باندھا اور سُواری پر سُوار ہوئے تو چہرۂ مُبارَک پِیلا ہو گیا، تھَر تھَر کانپنے لگے اور لَبَّیْک نہ کہہ پائے۔ عرض کی گئی: آپ لَبَّیْک کیوں نہیں پڑھتے؟ فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں لَبَّیْک کہوں اور جواباً "لَالَبَّیْک" نہ کہہ دیا جائے! آپ سے کہا گیا کہ (حُضُور!) اِحرام باندھ کر (نِیّتِ حج کرلینے کے بعد کم از کم ایک مرتبہ) لَبَّیْک کہنا تو ضَروری ہے، لِہٰذا جُوں ہی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے لَبَّیْک پڑھی تو بے ہوش ہو کر سُواری سے گِر پڑے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر یہی کَیفِیّت طاری رہی حتی کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنا حج مکمل کیا۔ (تهذيب التهذيب، حرف العين: من اسمه علی، علی بن حسين... الخ، ۵/ ۶۷۰، رقم: ۴۸۵۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سَیِّدَتُنا رابعہ عَدَوِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کا حج

حضرت سَیِّدَتُنا رابِعہ عَدَوِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے ننگے پاؤں پیدل حج کیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں جو

بھی کھانا عطا فرماتا، اِیثار کر دیا کرتیں۔ جب آپ کَعبۂ مُشَرَّفہ کے قریب پہنچیں تو بے ہوش ہو کرگِر پڑیں۔ جب ہوش میں آئیں تو اپنا رُخسار بیتُ اللہ شریف (کی چوکھٹ) پر رکھ کر عرض کی: یااللہ! یہ تیرے بندوں کی پناہ گاہ ہے اور تُو اُن سے مَحَبَّت فرماتا ہے، مولیٰ! اب تو آنکھوں میں آنسو بھی ختم ہو چکے ہیں۔ پھر طواف کیا اور سعی کی، جب وُقوفِ عَرَفہ کا ارادہ کیا تو باری کے دن شُروع ہو گئے، روتے ہوئے عرض گزار ہوئیں: اے میرے مالِک و مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! اگر یہ مُعامَلہ تیرے سِوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو میں ضَرور تیری بارگاہ میں شِکایت کرتی، مگر یہ تو تیری ہی مرضی سے ہوا ہے، لہٰذا شِکْوَہ کیوں کر سکتی ہوں! یہ کہتے ہی اُنہیں غیب کی آواز دینے والے فرشتے کی جانب سے آواز آئی: اے رابِعہ! ہم نے تیرے سبب تمام حاجیوں کا حج قَبول کر لیا اور تیری اِس کمی کی وجہ سے ان کی کَمِیاں بھی پوری کر دِیں۔ (الروض الفائق، المجلس الثامن فی ذکر حجاج...الخ، ص ۶۰)

یاخدا! حج پہ بُلا آکے میں کعبہ دیکھوں　　کاش! اِکبار میں پھر میٹھا مدینہ دیکھوں
پھر مُیَسَّر ہو مجھے کاش! وُقُوفِ عَرَفات　　جَلْوَہ میں مُزدَلِفہ اور مِنٰی کا دیکھوں

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص ۲۶۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ دونوں حکایات کو سُن کر اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ والوں اور اللہ والیوں کا حج، بارگاہِ خداوندی میں قبولیت کے کس اعلیٰ مرتبے پر ہوتا ہے، دورانِ حج حضرت سَیِّدَتُنا رابعہ بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کے اِیثار کا جذبہ بھی لائقِ تحسین تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا اپنا کھانا بھی راہِ خدا میں ایثار کر دیا کرتیں، مگر خود بھوکی رہتیں، ارکانِ حج کے دوران باری کے ایّام

آنے کے باوجود زبان پر شکوہ رنج و اَلَم لانے کے بجائے صبر و شُکر کا مُظَاہَرہ کیا، تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کی یہ ادا اِس قدر پسند آئی کہ اُس نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کے طُفَیل سارے حاجیوں کا حج قبول فرمالیا۔ بَیان کَردَہ حِکایت میں ہم سب ہی کے لئے نَصِیحت کے مدَنی پُھول موجود ہیں کہ اگر مُقدّر نے ساتھ دیا اور ہم میں سے کسی کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے حج کی سعادت ملی اور اِس مبارک سفر میں ہمیں کوئی تکلیف پہنچی مثلاً دورانِ حج اگر گرمی کی شِدّت زیادہ ہوئی، بیماری آ آئی، سامان یا رقم وغیرہ چوری ہوا، مُناسِب رِہائش گاہ نہ ملی یا اِس کے علاوہ کوئی اور صَدَمہ پہنچا تو پیشگی ذہن بنالینا چاہئے کہ اِن تکالیف پر صبر کرکے اَجر و ثَواب کا خزانہ لُوٹنے کی کوشش کروں گا، عُشّاق کے لئے اِس مبارک سفر کا تو کانٹا بھی پُھول کی طرح ہوتا ہے جبکہ مَخلُوق کے آگے اپنی پریشانی کا اِظْہار کرنا ہرگز عَقلمندوں اور عِشق والوں کا شیوہ نہیں۔

مکّہ بھی ہو نصیب مدینہ نصیب ہو — دشتِ عَرَب نصیب ہو صَحرا نصیب ہو
کعبے کے جلوؤں سے دلِ مُضْطَر ہو کاش! شاد — لُطفِ طوافِ خانۂ کعبہ نصیب ہو

(وسائلِ بخشش، مرمم، ص۸۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس حج و عمرہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم بہت خوش نصیب ہیں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں دعوتِ اِسْلامی کا مدَنی ماحول عطا فرمایا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضل و کَرم سے دعوتِ اِسْلامی تبلیغِ دین کے 103 شُعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروف ہے، اِنہی شُعبہ جات میں سے

ایک شُعبہ **"مجلسِ حج و عُمرہ"** بھی ہے جو حج و عُمرہ کے لئے جانے والے اِسلامی بھائیوں اور اِسلامی بہنوں کی باقاعدہ تَربِیَت کرنے، اُنہیں بارگاہِ خُداوندی اور بارگاہِ مُصْطَفَوِی کے آداب اور ضروری مسائل سکھانے کے لیے قائم کی گئی ہے۔اِس مجلس میں شامل تَربِیَت یافتہ مُبلِّغین اِسلامی بھائی ہر سال حج کے مَوسِمِ بہار میں حاجی کیمپوں میں جاکر حاجیوں کی تَربِیَت کرتے ہیں جبکہ مُبلِّغات اِسلامی بہنیں حجّنوں کی تَربِیَت کرتی ہیں۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس مجلس کے تحت حج وزیارتِ مدینہ کے لئے مکّے مدینے جانے والوں کو امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی تحریر کردہ کتابیں **"رَفِیْقُ الْحَرَمَین"** اور **"رَفِیْقُ الْمُعْتَمِرِیْن"** بھی تحفۃً پیش کی جاتی ہیں تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے مہمان اور حبیبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عُشّاق اِس عِبادت کو اَحسَن طریقے سے بَجالانے میں کامیاب ہو جائیں۔

شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اِسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نیکیوں کے خود بھی حریص ہیں اور اُمّتِ مسلمہ کو بھی نیکیوں کی ترغیب دِلاتے رہتے ہیں، آپ نے "**برائے حج و سفر مدینہ**"19 **مدنی انعامات** بصورتِ سوالات عطا فرمائے ہیں۔ان مدنی انعامات کو اپنانے والوں کو جو آپ نے دُعا دی ہے وہ سُن لیجئے:

"یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی عمرہ شریف کے سفر میں ان مدنی انعامات کے مطابق اپنے اوقات گزارے، اُسے **مرتے وقت جلوۂ محبوب دِکھا**"۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلاشُبہ ہر حاجی کی یہ آرزو ہوتی ہے کہ وہ حج کی بَرَکات اور اِس سے حاصل ہونے والے اُخرَوِی فَوائد و ثَمَرات سمیٹ کر ہی واپس پلٹے اور اُس کا شُمار بھی اُن خُوش

نصیبوں میں ہو، جن کے حج بارگاہِ خُداوندی میں قَبُولیّت کا شَرَف پاتے ہیں، لہٰذا جن خُوش نصیبوں کو حج و عُمرہ کی سَعَادت حاصل ہو، اُنہیں چاہئے کہ اچھی طرح غور کرلیں کہ جس مال سے وہ حج و عُمرہ کرنے جارہے ہیں وہ حلال وطیّب بھی ہے یا نہیں، کیونکہ حج کی قَبُولیّت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی بَیان کی گئی ہے کہ وہ حج حلال مال سے کیا گیا ہو، یاد رہے! کہ صرف حج ہی نہیں بلکہ ہر قِسم کی مالی عِبادت کے لئے ضروری ہے کہ وہ پاک و حلال مال سے ادا کی جائے۔ آیئے! اِس ضِمن میں 2 عِبرت آموز حدیثیں سنیئے اور خوفِ خدا سے لرزیئے چنانچہ

﴾1﴿ جب کوئی حاجی حلال مال کے ساتھ حج کرنے کے لئے نکلتا ہے اور اپنی سُواری کی رِکاب میں پاؤں رکھ کر (یعنی سفر کا ارادہ کرکے) لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ کہتا ہے تو آسمان سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ تیرا زادِ راہ حلال ہے، تیری سُواری حلال ہے، تیرا حج، مَقْبُول اور تُو گناہوں سے پاک ہے اور جب کوئی حاجی حَرَام مال کے ساتھ حج کرنے کے لئے نکلتا ہے اور اپنی سُواری کی رِکاب میں پاؤں رکھ کر (یعنی سفر کا ارادہ کرکے) لَبَّیْكَ کہتا ہے تو آسمان سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے لَا لَبَّیْكَ وَلَا سَعْدَیْكَ تیرا زادِ راہ حرام ہے اور بال بچّوں کا خَرْچ حرام ہے اور تیرا حج، مَقْبُول نہیں ہے۔ (معجم اوسط، من اسمه محمد، ۴/۶۵، حدیث: ۵۲۲۸)

﴾2﴿ جو بندہ مالِ حرام حاصل کرے پھر اُسے خَرْچ کرے تو اُس میں بَرَکت نہیں دی جائے گی، صَدَقَہ کرے تو مقبُول نہیں اور اپنے بعد چھوڑ کر مرے تو جَہَنَّم میں جانے کا سامان ہے۔ (مسند احمد، مسند عبد اللّٰه بن مسعود، ۲/۳۴، حدیث: ۳۶۷۲)

مالِ حرام سے حج کرنے والے کی شامت

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 541 پر فرماتے ہیں: سُود کے رُوپیہ سے جو نَیک کام کیا جائے، اِس میں ثواب حاصل نہیں ہو گا۔ حدیث شَریف میں ہے: جو مالِ حرام سے حج کو جاتا ہے جب لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ کہتا ہے، اللہ تعالیٰ اِرشاد فرماتا ہے: نہ تیری لَبَّیْكَ قبول ہے اور نہ ہی تیری خدمت مقبول اور تیرا حج مَرْدود ہے۔ (اتحاف السادة ،کتاب اسرار الحج، الباب الثالث فی آداب الدقیقة ... الخ، ۴/۷۲۷) یہاں تک کہ تُو یہ مالِ حرام جو کہ تیرے قبضے میں ہے، اُس کے مُستَحِقّوں کو واپَس دے۔ حدیث میں ہے: رسولُ اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اللهَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا اے لوگو! بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے، پاک چیز کو ہی قَبول فرماتا ہے۔

(مُسلِم، کتاب الزکاۃ، باب قبول الصدقة... الخ، ص۵۰۶، حدیث: ۱۰۱۵) (فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۵۴۲-۵۴۶ بتغیر قلیل)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ، اپنے ایک کلام میں اُمّتِ مسلمہ کو مالِ حرام کی نحوستوں سے بچنے کے لیے گویا نصیحت کے مدنی پھول عطا فرمارہے ہیں:

نارِ دوزخ میں نہ لے جائے کہیں مالِ حرام   کر لو توبہ چھوڑ دو اے بھائیو! سب ہیر پھیر

(وسائل بخشش مرمم، ص۲۳۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی مالِ حرام کی نُحُوست کے نَتائج اِنتہائی خَطرناک ہوتے ہیں کہ یہ حج اور صَدَقے جیسی بڑی بڑی عِبادتوں کو بھی نہ صرف ضائع کَروا دیتا ہے، بلکہ مالِ حرام مَرنے کے بعد مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جَہَنَّم میں لے جانے کا سامان بھی بن سکتا ہے، لہٰذا مالِ حرام سے حج کرنے

والوں کو قَبُولِیّتِ حج کی اُمید لگانے کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے ڈرتے رہنا چاہئے کہ اگر مالِ حرام سے کئے ہوئے حج کے سبب ہی پکڑ ہو گئی تو ذِلّت و رُسوائی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ لہٰذا جن جن لوگوں نے مالِ حرام سے کبھی حج کیا تھا، اُن پر لازم ہے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مالِ حرام سے حج کرنے، حرام کمانے اور کھانے کِھلانے سے سچّی پکّی توبہ کریں اور آئندہ حرام مال سے بچتے ہوئے رزقِ حلال ہی کمانے اور اسی سے صدقہ و حج وغیرہ نیکیاں بجالانے کا پختہ عزم کریں نیز جمع شدہ حرام مال سے مُتَعَلِّق دارُالِافتا اہلسنت سے شَرعی رَہنُمائی بھی حاصل کرلیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بَیان میں ہم نے حج کی فَضِیلت اور حجِ مقبول کی نشانیوں کے بارے میں ہم نے سُنا کہ:

- ❖ **مقبول حج** کی ایک نشانی یہ ہے کہ حاجی جن نافرمانیوں میں پہلے مُبْتَلا تھا، اُنہیں چھوڑ دے اور اپنے بُرے دوستوں کو چھوڑ کر نیکوں کی صحبت اختیار کرے، کھیل کُود اور غفلت کی مجالس کو چھوڑ کر ذِکر و فِکر اور بیداری کی محافل اختیار کرے۔
- ❖ **مقبول حج** کی ایک نشانی یہ ہے کہ حاجی پہلے سے اچھا ہو کر پلٹے۔
- ❖ **مقبول حج** کی ایک نشانی یہ ہے کہ (حاجی کو چاہئے کہ وہ) حاجت سے زیادہ زادِ راہ لے کہ ساتھیوں کی مدد اور فقیروں پر صدقہ کرتا چلے۔
- ❖ **مقبول حج** کی ایک نشانی یہ ہے کہ حج کے دوران حاجی کوئی گناہ کا کام نہ کرے، نہ ہی رِیاکاری اور شہرت کا کوئی شک و شُبہ ہو، بلکہ محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے ہو۔

❖ **مقبول حج** کی ایک نشانی یہ ہے کہ حج لڑائی جھگڑے، گناہ اور دِکھلاوے سے خالی ہو اور صحیح ادا کیا جائے، نمازیں وغیرہ ادا کرکے کیا جائے۔

❖ **مقبول حج** کی ایک نشانی یہ ہے کہ جس کے بعد حاجی دنیا سے بے رغبت اور آخرت میں رغبت رکھنے والا ہو کر رہے، یا حاجی کا دل نَرم کردے کہ اُس کے دل میں سوز اور آنکھوں میں تری رہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **کے صدقے ہم سب کو حجِ مقبول اور سفرِ مدینہ کی سَعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ **مُصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: **جس نے میری سنّت سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔**(1)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

مسواک کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! **شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنَّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مدنی پھول"** سے مسواک کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔

پہلے 2 فرامینِ **مصطفٰے** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُلاحظہ ہوں: ❀ **دو(2) رَکعت مِسواک کرکے**

---

1 … مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

پڑھنا بغیر مِسواک کی ستّر(70) رَکعتوں سے اَفضل ہے۔[1] ❀ مِسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صَفائی اور ربّ تعالیٰ کی رِضا کا سبب ہے۔[2] ❀ حضرت سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ مِسواک میں دس(10) خُوبیاں ہیں:(چند یہ ہیں) مُنہ صاف کرتی، مَسُوڑھے مضبوط بناتی، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی، منہ کی بدبُو ختم کرتی اور سنّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خوش ہوتے ہیں، ربّ عَزَّ وَجَلَّ راضی ہوتا ہے۔ ❀ حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: چار(4) چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: فضول باتوں سے پرہیز، مِسواک کا اِستعمال، نیک لوگوں کی صحبت اور اپنے عِلم پر عمل کرنا۔[3] ❀ مسواک پِیلو یا زَیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو، مِسواک کی موٹائی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو۔ ❀ مِسواک جب ناقابلِ اِستعمال ہوجائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ سنّت کی ادائیگی کا آلہ ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دفن کردیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، بہارِ شریعت حِصّہ 16(312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

---

1 ...اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب، کتاب الطھارۃ، الترغیب فی السواک ...الخ، ۱/۱۲۷، حدیث:۳۳۷

2 ...مُسندِ احمد، مسند عبداللّٰہ بن عمر بن الخطاب، ۲/۴۳۸، حدیث: ۵۸۶۹

3 ...اِحیاء العُلوم، کتاب آداب الاکل، فصل: یجمع آدابا ...الخ، ۲/۲۷

تری سُنّتوں پہ چل کر میری روح جب نکل کر چلے تو گلے لگانا مدنی مدینے والے

(وسائل بخشش (مرمم)، ص۴۲۸)

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴾1﴿ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴾2﴿ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

---

1. ۔۔۔افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا
2. ۔۔۔افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

﴾3﴿ رَحمت کے سترّ دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴾4﴿ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت اَحمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

﴾6﴿ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے

---

1 ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

2 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3 ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّ وَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1۔۔۔الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

2۔۔۔مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة۔۔۔الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

3۔۔۔تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵